بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از

شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ

الناشر: جمعیت اہلِ حدیث سندھ

(کراچی ڈویژن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿اِنْ اُرِیْدُ اِلاَّ الاِصْلاَحَ مَا اسْتَطَعْتُ﴾ (سورۃ ہود/88)

ترجمہ: ”میں نہیں ارادہ رکھتا مگر اصلاح کا جتنی میری استطاعت ہے“

اصلاحِ اہلِ حدیث

خطاب

شیخ العرب و العجم ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ

مقدمہ

شیخ محمد افضل الاثری

ناشر

جمعیت اہل حدیث سندھ (کراچی ڈویژن)

کمپوٹرائزڈ ایڈیشن

نام کتابچہ : اصلاح اہل حدیث

خطاب : علامہ بدیع الدین محمد شاہ الراشدی رحمہ اللہ

مقدمہ : الشیخ محمد افضل الاثری

تاریخ اشاعت اول : دسمبر ۱۹۹۷م / تاریخ اشاعت دوم : دسمبر ۱۹۹۹م

تعداد : گیارہ سو

قیمت : ۱۰ روپے

کمپوزنگ : ابراہیم عبداللہ یوگوی

طباعت : فیرفین پرنٹنگ پریس

شائع کردہ : جمعیت اہل حدیث سندھ (کراچی ڈویژن)

دفتر جامع مسجد الراشدی اہل حدیث موسیٰ لین، لیاری۔ کراچی

فون نمبر 7511932

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين' و الصلاة و السلام على محمد خاتم الأنبياء و المرسلين ـ أما بعد :

ارشاد باری تعالیٰ ہے :﴿ وَ مَا نُرسِلُ المُرسَلِينَ اِلاَّ مُبَشِّرِينَ وَ مُنذِرِينَ فَمَنُ آمَنَ وَ اَصلَحَ فَلاَ خَوفٌ عَلَيهِم وَ لاَ هُم يَحزَنُونَ﴾(سورۃالانعام/48)

ترجمہ :"اور ہم نہیں بھیجتے رہے رسولوں کو مگر خوشخبریاں سنانے اور ڈرانے والے پھر جو بھی ایمان لے آیا اور اس نے اصلاح کرلی اس پر کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"۔

سورۂ انعام آیت نمبر 54 میں ارشاد ہے :

﴿وَ اِذَا جَاءَ كَ الَّذِينَ يُؤمِنُونَ بِآيَاتِنَافَقُلُ سَلاَمٌ عَلَيكُم كَتَبَ رَبُّكُم عَلَى نَفسِهِ الرَّحمَةَ اَنَّهُ مَن عَمِلَ مِنكُم سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعدِهِ وَ اَصلَحَ فَاَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

ترجمہ :"جب بھی تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو تم "سلام علیکم" کہا کرو۔ اللہ نے اپنے نفس پر رحمت لکھ دی ہے کہ

جس نے بھی تم میں سے لا علمی کی بناء پر برائی کی پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کر لی بیشک وہ بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے“

پہلی آیت میں ایمان قبول کرنے کے بعد اپنی اصلاح کرنے والوں کیلئے خوشخبری ہے کہ ان پر کسی قسم کا اُخروی زندگی میں خوف اور ماضی کی زندگی پر افسوس اور غم نہ ہوگا۔

جبکہ دوسری آیت میں لا عملی و نادانی کی بناء پر گناہ گار کو توبہ اور اپنی اصلاح کر لینے پر اللہ عزوجل کی بخشش اور بے پایاں رحمت کی نوید و بشارت ہے۔

ہر فرد پر لازم ہے کہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنی اصلاح کرے پھر معاشرہ کے ہر فرد کی اصلاح کے لئے عملی پیش رفت کرے۔

ہر نبی نے تادمِ زیست زندگی کا ایک ایک لمحہ فرد و معاشرہ کی اصلاح میں گزارا اور ہر طرح کے فسادات کو ختم کرنے اور اصلاح کی عملی تدابیر کیں۔

بطور مثال کے شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کے کفریہ و شرکیہ عقائد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ کاروباری معاملات میں ڈنڈی مارنے‘ ناپ تول میں کمی کر کے لوگوں کے مال کھانے کے برے عواقب سے خبردار کیا اور اصلاح کی کوشش کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهُ قَدْ جَآئَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ الْمِیْزَانَ وَ لَا

تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ وَ لاَ تُفْسِدُوْا فِي الأَرْضِ بَعْدَ اِصْلاَحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ﴾ الآية (سورة الاعراف / 85)

ترجمہ: ”اور (بھیجا ہم نے) مدین کی طرف ان کے (قومی) بھائی شعیب کو، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے علاوہ کوئی اور الٰہ نہیں ہے، تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آچکی ہے، پس تم ناپ اور تول کو پورا کرو، اور لوگوں سے ان کی چیزیں کم نہ کرو، اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

دوسرے مقام پر ہے: ﴿اِنْ اُرِيْدُ اِلاَّ الاِصْلاَحَ مَا اسْتَطَعْتُ﴾ (هود /88)

ترجمہ: ”میں نہیں ارادہ رکھتا مگر اصلاح کا جتنی میری استطاعت ہے“

پھر بھی قوم باز نہیں آئی اور اصلاح کی بجائے فسادِ عقائد و فسادِ معیشت و معاشرت اور ناجائز طریقہ سے لوگوں کے مال حاصل کر کے کھانے پر جمی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تین قسم کے عذاب میں مبتلا کر کے نیست و نابود کر دیا۔

1 - ﴿فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ (الشعراء/189)

2 - ﴿وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ﴾ (هود /94)

3 - ﴿فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ﴾ (الاعراف / 19۔ العنكبوت /37)

آسمان پر سائبان کی صورت میں بادل چھا گئے یہ قوم بامید بارش ایک جگہ جمع ہو گئی آسمان سے آگ برسنے لگی پھر زمین پر بھونچال آیا اور اس کے بعد سخت قسم کی چنگھاڑ نتیجتاً تمام لوگ صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔

یہ بری سزا اصلاح کے مد مقابل فساد کو دل سے لگائے رکھنے کی وجہ سے تھی۔

لہذا ہر وقت اور ہر دور میں مصلحین پر یہ فرض ہے کہ عوام و خواص کے بگاڑ کی اصلاح کرتے رہیں۔

اسی سلسلہ کی کڑی یہ کتابچہ ہے جو در حقیقت اپنے وقت کے عظیم مصلح اور محدث علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اہم خطاب ہے، جس کو اس وقت کتابی صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس کو کتابی صورت میں پیش کرنے کا سہرا ہمارے دینی بھائی عمر فاروق کے سر ہے۔ اللہ ان کو اجر خیر دے اور مزید ہمت و توفیق دے۔ آمین

و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی نبیہ محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم

و کتبہ

خادم السنة المطهرةعليه الف الف تحية

محمد افضل الاثری

۲۵/ رجب ۱٤۲۰ ھ

اصلاح اہل حدیث

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا............

مجھے حکم ہوا ہے کہ اصلاح اہلحدیث پر اپنے خیالات کو پیش کروں۔ حیرانی کی بات ہے کہ اہل حدیث بھی اصلاح کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مصلح کی دو صفتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر نماز قائم کرتا ہے۔ عبادت دراصل وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر ہو۔ وگرنہ ہندو، یہودی، عیسائی بھی عبادت کرتے ہیں۔ یہ عبادت اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔

مصلح کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ وحی الٰہی کے ساتھ تمسک کرنے والا ہو وحی صرف کتاب و سنت کا نام ہے۔ گویا مصلح وہ ہے جو نماز قائم کرنے والا اور تمام معاملات وحی الٰہی کے تحت چلانے والا ہو۔ اس کا اور کوئی ماخذ نہ ہو۔ اس لحاظ سے یہ تعریف اہلحدیث کے سوا کسی اور پر صادق نہیں آتی۔ گویا اہل حدیث تو خود مصلح ہے۔ اب ان کی بھی اصلاح یہ ایک نئی بات ہے۔

جہاد سے غفلت کی وجہ سے ہم میں برائیاں آئیں

اگرچہ عمل کے لحاظ سے ہم گنہگار سہی، بدکار سہی، ہم میں کئی خامیاں بھی ہیں،

لیکن الحمد للہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمسک میں ہم ان شاء اللہ اب بھی سب میں ممتاز ہیں۔ ایک چیز میں ہمارے اندر کمی آئی ہے اسی کی وجہ سے ہمارے اندر بہت سی باتوں میں کمزوری آئی ہے (عقائد میں' اعمال میں' اخلاق میں) وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ' یہی علامت اہل حدیث کی تھی' یہی ہماری بنیاد تھی' شناخت تھی اور تاریخ تھی' مگر اس کو کچھ دیر کیلئے ہم فراموش کر بیٹھے۔

آج اہل حدیث بھی اصلاح کا محتاج ہے؟

اہل حدیث خود مصلح ہے' مصلح کی بھی اصلاح؟ یہ لمحہ فکریہ ہے

جہاد کا مطلب ہے کفر کو مٹانا' شرک کو مٹانا' کلمۃ اللہ کو بلند کرنا' نیکیوں کو میدان میں لانا' یہ ہے جہاد کا مقصد۔ جب ہمارے اندر ہی خود عملی کوتاہیاں ہوں گی تو پھر ہم میں وہ غیرت کہاں سے آئے گی کہ ہم جہاد کیلئے آگے بڑھیں۔ یہ حقیقت ماننی پڑیگی کہ جو قوم جہاد میں پیچھے رہ گئی' اس قوم میں کئی خامیاں آگئیں۔ مشاہدہ بتلاتا ہے کہ جب ہم نے جہاد کی طرف توجہ کی' اپنی بھلائی ہوئی چیز کو یاد کرنے لگے۔ تو ہماری اصلاح بھی خود بخود ہونے لگی۔

جہاد چھوڑنے کی وجہ سے ہمارے اندر کئی خرابیاں آگئیں۔ مثلاً اب ہمارے اہل حدیثوں میں تصویر کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ تصویر کے بغیر ہمارا جلسہ سجا نہیں

جاتا ہے جہاں اللہ کی لعنت برسے کیا وہ جلسہ بابرکت ہو سکتا ہے ؟ وہ ہدایت کا باعث ہو سکتا ہے ؟وہ نیکی کا باعث ہو سکتا ہے ؟اور اسمیں شریک ہونے والے بے غیرت ہوں گے یا مجاہد ؟ اللہ تمہارا بھلا کرے۔ یہ بے غیرتی کیوں آئی کہ جو دین کی امانت اور بصیرت رسول اللہ ﷺ کی معرفت اللہ نے ہمارے سینے میں رکھی تھی وہ ہم سے چھن گئی ۔ اب کیا حال ہے ۔ باقاعدہ ویڈیو فلم بنتی ہے تصویریں بنتی ہیں جب یہ سلسلہ تھا ہی نہیں' اللہ کے لئے بتلاؤ! لوگ اس کو جانتے نہیں تھے تو اس وقت مسلمانوں کے حالات اچھے تھے یا اب ؟ اس میں ایمان تھا' اس میں ایمان نہیں' اسمیں تقوی تھا' اسمیں تقوی نہیں' اس میں اللہ پر بھروسہ تھا' اس میں نہیں۔" نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى" ہو گیا ہے۔ دنیا میں شرک اسی چیز سے ہو گا کہ ہم فوٹو بنوائیں' ان کی تعظیم کریں' تکریم کریں' ہار پہنائیں ۔ اصل بنیاد تو شرک کی یہی ہے۔ تو پھر جو لوگ اس شرک جیسی بنیاد پر راضی ہیں' تو وہ کیا جہاد کریں گے اور کیا انقلاب لائیں گے۔ یہ جلسہ عام نہیں' یہ ایک اجتماع ہے۔ یہاں بیٹھ کر ہمیں اپنی غلطیوں کا محاسبہ کرنا ہے سوچیں' ہم اللہ کے پاس حاضر ہونے سے پہلے اپنا محاسبہ کریں۔ جب اللہ ہم سے حساب لے اس سے پہلے ہمیں اپنا حساب کر لینا چاہیئے۔ پہلے حساب کرنا چاہیئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ کسی شرعی جواز کے بغیر بعض مولویوں نے اس کے جواز کا فتوی دیدیا' اور اب تصویر

رکھی ہے، ٹی وی کی صورت میں، مرد عورتوں کو دیکھ رہے ہیں اور عورتیں مردوں کو دیکھ رہی ہیں کیا یہ قرآن کے خلاف نہیں؟

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ﴾ (النور / ۳۰)

کیا یہ نص قرآن کے خلاف نہیں؟ نص قرآن کے خلاف کوئی تعبیر نہیں۔ قرآن صاف کہتا ہے اپنی نظروں کو نیچا رکھیں۔ مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ مجھے ۴۵ سال کا عرصہ ہو گیا ہے آپ کے پنجاب میں جلسوں پر آتے ہوئے، پہلے لوگ جلسے کے موقع پر جو دعوت کرتے تھے، وہ کھانا گھر جا کے کھلاتے تو وہاں گھر میں کہیں ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ﴾ (سورہ الاعراف /۲۳) اور کہیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث لکھی ہوتی تھی اور کہیں وصیت لکھی ہوتی تھی۔ گویا کہ دین کی باتیں ہوتی تھیں۔ آج اگر جاؤ گھر میں تو کہیں مرد کی تصویر ہے کہیں عورت کی، کہیں کیا، کہیں کیا، گویا پہلے کے برعکس ہے۔ آج ہمارا یہ حال ہے۔ آج اس قوم کی غیرت کہاں گئی؟ اسلام نے ان چیزوں کو مٹایا اور شرک کے دروازے کو بند کیا۔ لوگ ہمیں شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کی مثال دیتے ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ ہمارا دل ہمیں ملامت کرتا ہے۔ لیکن ہم یہ اپنے شوق سے نہیں کرتے۔ کیا یہ جلسہ بغیر فوٹو گرافی کے کامیاب

نہیں جارہا؟ کبھی تم نے اتنا بڑا اجتماع دیکھا ہے؟۔ تو یہ چیز ہمارے (اہل حدیث) کے اندر نہیں ہونی چاہیئے۔ دوسرے جانیں ان کا کام جانے۔ ہمیں دکھ اپنوں کا ہے۔ ہمارے اپنوں نے اس دین کو خاک کر دیا ہے۔ جماعت کو باعث ملامت بنا دیا ہے یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر اپنی اصلاح چاہتے ہو تو سارے لوگ توبہ کرو کہ آئندہ نہ تصویر کھینچیں گے اور نہ کھینچوائیں گے۔ پہلا مسئلہ یہی ہے کہ اگر اپنی اصلاح چاہتے ہو تو اپنے آپ سے آغاز کرو۔

میرے دوستو! یہ ساری باتیں جو ہیں یہ تو ہماری اصلاح کی محتاج ہیں۔

تو اس بات کا تم اٹل فیصلہ کر لو کہ ہم کوئی ایسا کام نہیں کریں گے۔

جمہوریت کی لعنت

اسی طرح ہمارے ہی بعض بھائیوں نے جمہوریت کو اسلام سمجھ کر اپنایا ہوا ہے۔ حیرانی ہے کہ انہوں نے اہل حدیث ہو کر اس مغربی نظام کو کیسے قبول کر لیا۔ کیا یہ نظام رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا؟ خلفاء راشدین نے دیا تھا؟ کیا چاروں اماموں نے دیا تھا؟ کس نے دیا تھا؟ یورپ سے نظام آیا تو تم نے اپنا لیا۔ گویا رسول اللہ ﷺ کے نظام کو تم نے ناقص مان لیا!!۔ میں ایک نکتہ آپ سے پوچھتا ہوں۔ کیا اسلام میں اپوزیشن ہے؟ اگر اسلامی حکومت ہو تو اللہ کے لئے بتلاؤ اگر کوئی اپوزیشن میں کھڑا ہو جائے تو اس کا کیا حال ہو گا؟ ہر طرف جھگڑا ہو گا۔ جمہوریت

نے ان جھگڑوں کو بر قرار رکھا ہے اسی وجہ سے ہر برائی کو راستہ ملتا ہے۔ پھر یہ اقتدار کے بھوکے اس وجہ سے کوشش بھی کرتے ہیں اپنے آپ کو لڑاتے بھی ہیں

ہماری اہل حدیثیت مسجد میں ٹوپی کی طرح ہے

اصل بات یہ ہے کہ ہماری اہل حدیثیت مسجد میں محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کئی مسجدوں میں ٹوپیاں رکھی ہوتی ہیں کہ مولویوں نے فتوی دیدیا کہ ٹوپیوں کے بغیر نماز جائز نہیں' اس لئے ٹوپیاں رکھی ہوئی ہیں۔ مسجد میں آئے ٹوپی پہن کر نماز پڑھ لی' نماز سے فارغ ہوئے تو اتار کر رکھ لی۔

اہل حدیثو! تمہارا مذہب اب ٹوپی بن گیا ہے۔ مسجد میں آئے تو اونچی آمین کہہ دی' رفع الیدین کر لیا سارے مسائل پر عمل کیا۔ مسجد سے باہر نکلے تو کوئی پابندی نہیں۔ ہم تو اہل حدیث اس کو مانتے ہیں جو مسجد میں ہو تو اہل حدیث' جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا ہو تو اہل حدیث' ہل چلا رہا ہو تو اہل حدیث' دوکان چلا رہا ہو تو اہل حدیث' قاضی کی جگہ پر قلم اٹھا کر بیٹھا ہو تو اہل حدیث' شاہی تخت پر بیٹھا ہو تو اہل حدیث۔ ہر حالت میں کتاب و سنت کو سامنے رکھے' یہ ہے اہل حدیث ۔ یہ نہیں کہ مسجد میں آئے تو اہل حدیث' باہر کچھ نہیں! باہر سیاست اپنی مرضی کی! معیشت اپنی مرضی کی! کیا اسلام نے سیاست نہیں سکھائی؟ اسلام نے دین نہیں

سکھایا؟ اسلام نے حکومت نہیں سکھائی؟ نبی کریم ﷺ نے کفر کے ملک میں اسلامی حکومت کو قائم کر کے نہیں دکھایا؟ اس حکومت کو کیسے قائم کیا؟ وہ تو جو اللہ کی طرف سے رہنمائی ہوتی تھی اس کے مطابق کام کرتے تھے اور کامیاب ہو گئے۔ اللہ نے فتح دیدی۔ اللہ نے کامیابی دیدی۔ ساری طاقتیں آپ ﷺ کے خلاف تھیں اور اب بھی ہیں۔ نفس پرست مولویوں کی طاقت' پیروں کی طاقت اور سرمایہ داروں کی طاقت یہ تینوں ایک دوسرے کے خلاف بھی ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے خلاف تینوں متحد ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اگر اس کا پروگرام آ گیا تو نہ ہماری گدی رہے گی اور نہ مولویوں کی مسند رہے گی اور نہ سرمایہ داروں کی سرمایہ داری رہے گی۔ لہذا پہلے اس کو ختم کرو۔ تینوں طاقتیں رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہو گئیں۔ آخر وہ زمانہ بھی آیا کہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو فتح دی اور کامیاب ہو گئے اور آپ ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر کیا کہا

" لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ اَتَمَّ وَعْدَهٗ وَ هَزَمَ اْلاَحْزَابَ وَحْدَهٗ "

بیشک وہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا۔ ساری جماعتیں جو آپ کے خلاف تھیں' انکو شکست دی۔ تو یہ ہے اسلام' یہ ہے ہمارا مسلک' یہ ہے ہمارا امام' ہم اسی مسلک پر ہیں۔ وہ جن چیزوں پر لعنت بھیجیں۔ ہم اسکو اپنائیں' کمال ہے!! اور آپ ﷺ کے دشمنوں

نے جو نظام دیا ہے اس کو اپنائیں !! اب اقامت دین کی دعویدار ایک جماعت ایسی ہے کہ ایک زمانے میں ان کا فتوی تھا کہ الیکشن لڑنا' امیدوار بننا' انتخاب لڑنا یہ سارا کام حرام ہے۔ بعد میں انہوں نے کہا کہ اقتدار میں ہمارے آنے کیلئے یہ سب کچھ ضروری ہے اور جائز ہے چنانچہ انہوں نے پھر وہ سب کچھ کرنا شروع کر دیا جو دنیا وی پارٹیاں کرتی تھیں ' جماعت کے دوسرے لوگ بھی اس طرح ان کے پیچھے چلنے لگے۔

مقلد اسی کو کہتے ہیں کہ جو اپنے امام کی صحیح اور غلط بات دونوں پر عمل کرے ' تمیز نہ کرے' جو غلط کو چھوڑ دے ' صحیح کو لے لے' اس کو مقلد نہیں کہتے۔ جب انہیں فتوی ملا کہ ناجائز ہے تو کسی نے انکار نہیں کیا۔ حالانکہ دو باتوں میں سے ایک تو غلط ہو گی۔ جس نظام میں کوئی شخص خود عہدے کا طلب گار بن کر کھڑا ہو ' لوگ مختلف پارٹیوں اور گروہوں میں تقسیم ہو جائیں مسلمانوں کا مال ایک دوسرے کی غیبت اور کردار کشی پر بے تحاشہ اڑائے' وہ نظام کیسے صحیح ہو سکتا ہے ؟

تو میرے بھائیو ! یہ کوئی قرآن و سنت کا معاملہ نہیں قرآن و سنت کا معاملہ تو خلافت کا ہے۔ مسلمانوں کا ایک امیر ہوتا ہے اور اس کے حکم پر سارا معاملہ چلتا ہے۔ اور اس کو بھی اس بات کا پابند کر دیا کہ

﴿ وَ شَاوِرْ هُمْ فِي الأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ﴾

(آل عمران/۱۵۹)

پیغمبر ﷺ سے کہا کہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ لے لو لیکن فیصلہ کون سا کرنا ہے' کیا جہاں اکثریت ہو یا جو ملک کا رواج ہو' فیصلہ کیسے کریں گے۔ بتایا کہ جب ان باتوں میں کسی پر تمہارا عزم ہو جائے تو اللہ پر توکل کر کے فیصلہ کر دو۔ اور پیغمبر ﷺ کا عزم کس بات پر ہو گا' جو وحی آئے اسی پر ہی پیغمبر ﷺ کا عزم ہو سکتا ہے۔ اللہ کی بتائی ہوئی بات اللہ کی سکھلائی ہوئی بات اس پر عمل کرنا۔ اور چار پانچ اقوال میں سے آپ ﷺ کا کون سا قول لینا ہے۔ فرمایا جس پر آپ ﷺ کا عزم ہو۔ نبی کریم ﷺ کا عزم تو وحی الٰہی پر ہوتا ہے' تو معلوم ہوا کہ فیصلوں کیلئے معیار وحی ہے۔ جمہوریت میں یہ بات نہیں ہے جمہوریت میں اکثریت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔ اور قرآن نے ہر جگہ اکثریت کی تردید کی ہے۔

﴿ اَكْثَرُهُمْ لاَيَعْلَمُوْنَ﴾ ﴿ اَكْثَرُهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾ سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ اور جہاں اچھے لوگوں کی بات کی

﴿ اِلاَّ الَّذِيْنَ امَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ قَلِيْلٌ مَّا هُمْ ﴾ کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے تھوڑے ہوتے ہیں۔

اور پھر صاف فرمایا -

﴿وَ اِنْ تُطِعْ اَ کْثَرَ مَنْ فِی الاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ (الانعام/۱۱۶)
اے میرے پیغمبر ﷺ اگر تم اکثریت کے پیچھے چلے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے ۔ کیونکہ اکثر لوگوں کی باتوں کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا بلکہ وہ جھوٹ اور اٹکل پچو سے کام چلاتے ہیں۔ لہذا اکثریت پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ قرآن و حدیث پر چل کر زندگی گزارنی چاہیئے۔ دوسرے جو پہلے جمہوریت کے خلاف تقریریں کیا کرتے تھے اور اب جمہوریت کی حمایت کریں تو کوئی حرج نہیں لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ اہل حدیثوں کو کیا ہو گیا ہے اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ کسی زمانے میں بعض اہل حدیث جو آج جمہوریت کے پجاری ہیں' وہ وقت بھی تھا کہ جب جمہوریت کے خلاف پہلے اہل حدیث نے ہی آواز اٹھائی تھی۔ اور ڈٹ کر کہا کرتے تھے کہ جمہوریت کفر ہے' کفر ہے' تو آج یہ جمہوریت کیسے عین اسلام بن گئی' میرے دوستو! تم اس چیز سے باز رہو' دور رہو' اللہ نے تمہیں سمجھنے کا ایک موقع دیا ہے سمجھ کر آپس میں متحد ہو جاؤ۔ جتنا بھی انتشار ہے جتنا بھی اختلاف ہے یہ حسد اور کینہ سب اسی وجہ سے ہوا ہے۔

اسی نظام کی تعلیم ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف قتل و غارت کے مقدمے' سازشیں اور جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ ثواب کا کام ہے ؟ کیا یہ اہل حدیث کے شایان شان ہے' اللہ کے واسطے فیصلہ کرو یہ کام اہل حدیث کو

مناسب ہیں ؟ نہیں! نہیں! تو پھر کیوں کیئے جاتے ہو یعنی ایسا کام کرتے ہو جو کئی گناہوں کا مجموعہ ہے۔ کئی برائیوں کا مجموعہ ہے۔ جھوٹ اس کے اندر' مبالغہ اس کے اندر' خواہ مخواہ کسی کی تنقید اس کے اندر' پھر حسد' کینہ' ایک دوسرے کو کاٹنا' یہ ساری باتیں جو منافقانہ روش ہے اس کا نام ہے جمہوریت' سیاست اور قیادت یہ نظام کوئی اسلامی نہیں ہے۔ یہ نظام وہ نہیں جو رسول اللہ ﷺ نے پیش کیا یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پیش کیا اس وقت ایسی کوئی صورت ہی نہیں تھی۔

اہل حدیثو! کم از کم تم تو اس سے بچو' تمہاری اصلاح اس سے بچ کر ہی ہو سکتی ہے۔ جس نظام کو رسول اللہ ﷺ چھوڑ گئے تم نے اس کو چھوڑ کر اور نظاموں کو لے لیا۔ یہ تو سارے گناہ ہیں' گالیاں دینا' ایک دوسرے کے خلاف مضمون لکھنا' کیا یہ اسلام میں جائز ہے ؟ لیکن ہم نے اس کو جائز کر رکھا ہے۔ پھر کہتے ہیں تمہارے پاس کیا پروگرام ہے ؟

بھائیو! ہمارے پاس کوئی پروگرام ہے یا نہیں جس کو تم لے بیٹھے ہو پہلے اس کا تو انکار کرو۔ پہلے غلط چیز کا انکار کیا جاتا ہے پھر صحیح چیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ لاالہ کہا جاتا ہے کہ کوئی معبود نہیں پھر کہا جاتا ہے الا اللہ' کیا مشرک' ہندو کافر یہ نہیں مانتے کہ اللہ ہے' مانتے ہیں۔ لیکن تمہارے اور ان کے ماننے میں فرق یہ ہے کہ

تم پہلے غیر اللہ کا انکار کرتے ہو پھر اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہو' تو پہلے تم نفی کرو۔ جو غلط ہے اس کا انکار کرو تو مسئلہ خود بخود حل ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ نکالے گا۔ لیکن تم اس کو برقرار رکھنا چاہتے ہو تم نے اسی کو دین اور مسلک اہل حدیث سمجھ لیا ہے' یہ بالکل غلط ہے' میرے بھائیو! یہ خرابیاں ہم میں کیوں آئی ہیں ؟ ہم نے جہاد کو چھوڑ دیا ہے' جب کوئی قوم یا ایک جماعت کسی ایک سنت کو چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں کسی بدعت میں مبتلا کر دیتے ہیں کوئی قوم جب کوئی بدعت نکالتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک سنت چھین لیتا ہے۔ تم نے یہ بدعت جمہوریت نکالی تم سے خلافت کا مسئلہ اللہ تعالیٰ نے چھین لیا۔ اگر اب اپنی غلطی کو مانتے ہو تو اللہ کا وعدہ ہے کہ میں تمہارے لئے راستے کھول دوں گا۔ تو آپ دیکھ رہے ہیں ہم نے چند سالوں سے جب یہ بات اٹھائی تو بہت سے لوگ یہ مان چکے ہیں اور قبول کر چکے ہیں کہ یہ نظام جمہوریت والا صحیح نہیں ہے۔ یہ حرکت کی برکت ہے۔ اور ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے ہر سال بعد اس تعداد میں کتنی ترقی ہوتی ہے' بشرطیکہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص بخشے۔ ہم مخلص رہیں اپنے معاملہ میں ان شاء اللہ۔ ہمیں اپنی کوئی لالچ نہیں' ہم کسی سے ووٹ نہیں مانگتے' ہم کسی سے عہدہ نہیں مانگتے' ہم چوہدراہٹ نہیں مانگتے اور جو لوگ نظام جمہوریت پر چلتے ہیں انہیں دن رات یہی فکر رہتی ہے ہمیں ووٹ کیسے ملیں گے'

ہمیں اقتدار کیسے حاصل ہوگا' کرسی کیسے بچے گی' مجھے جھوٹ بولنا پڑیگا' ناجائز کام کرنا پڑے گا' اپنی کرسی کو بچاؤ چاہے کچھ کرنا پڑے۔ تمہارے یہ اختلاف حسد' کینہ اور فساد ان تمام کا سبب یہی نظام ہے یہ خرابیاں تم میں اسی لئے آئی ہیں۔ اب آپ کے خلاف کتابیں لکھی جارہی ہیں کہ اہل حدیث یہ کررہے ہیں' ایک دوسرے پر حملے ہورہے ہیں۔ یہ سب اسی وجہ سے ہے اسلامی خلافت تم میں آجائے تو یہ ساری باتیں اور یہ ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ تم بھائی بھائی ہو جاؤ گے' اتفاق ہو جائے گا۔ یہ حسد' کینہ اور دھوکا یہ سب تمہارے مسلک کے خلاف ہے ان سب چیزوں کو چھڑوانے والی چیز جہاد تھی۔ تم نے جہاد چھوڑا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اختلاف میں ڈال دیا یہ نظام لڑانے والا ہے اختلاف کروانے والا ہے' لیکن جو مسلمان جہاد میں مصروف تھے ان کو اپنے عہدے کی اور سیٹ کی کوئی حرص نہیں تھی کیونکہ ان کے سامنے صرف ایک مقصد تھا صرف اللہ تعالیٰ کا خوف تھا۔ مجاہد ہمیشہ اللہ سے خائف ہوتا ہے مجاہد ہمیشہ اللہ کی محبت کا امیدوار ہوتا ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ مجھ پر ناراض نہ ہو جائے۔ میں قربانی دے رہا ہوں وہ میری قربانی قبول فرمالے۔ یعنی ہر قسم کی قربانی کے بعد بھی ان کے دل سے اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں جاتا' یہ ہے مجاہد کی شان۔ وہ اللہ کی خاطر لڑتا ہے اللہ کی توحید کیلئے لڑتا ہے۔

﴿ يُقَاتِلُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ﴾ (التوبہ / ١١١)

اللہ کے لئے لڑتے ہیں اللہ کے لئے مرتے ہیں۔

﴿ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا ﴾ (آل عمران / ١٩٥)

وہ گھر سے نکلتے ہیں نکالے جاتے ہیں' تکلیفیں پہنچتی ہیں' مارتے ہیں' مرتے ہیں سب کچھ اللہ کیلئے کرتے ہیں' پھر اس کو کسی اور کی طرف توجہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ تم نے اللہ کے نظام کو چھوڑا کئی برائیاں تم میں آگئیں۔ لہذا جہاد کی طرف لوٹ آؤ یہ تمام برائیاں تم سے خود بخود چھوٹ جائیں گی۔

اپنی نمازیں درست کرنے کی بڑی ضرورت ہے

پھر اعمال کی طرف آیئے' اعمال میں پہلا نمبر نماز کا ہے۔ میں مولویوں سے کہتا ہوں اللہ کے لئے حدیثوں کا مطالعہ کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ نماز ادا کرتے تھے کیا ہماری نمازیں اسی طرح کی ہیں۔ نماز میں کھڑے ہونے کا مسئلہ ہی لے لیں۔ حدیث میں ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر کھڑے ہونے کا آیا ہے۔ ہم کیا کرتے ہیں جب رکوع میں جاتے ہیں تو پھر ایڑیاں ملا لیتے ہیں' ٹخنے ملا لیتے ہیں' یہ کس کی سنت ہے کہ ایسے کھڑے ہو۔ دراصل ہم نے وہ بات چھوڑ دی ہے ہم ہر ہر بات میں حکومت کو راضی کرنا سرمایہ داروں کو راضی کرنا اور لوگوں کو راضی کرنا شروع کر دیا ہے۔ جب انسان اللہ کیلئے میدان میں آئے تو پھر کسی کی پرواہ نہیں

ہوتی۔

﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ ﴾ (الأحزاب / ۴)

کسی کے پیٹ میں اللہ نے دو دل پیدا نہیں کئے۔ جس کا دل اللہ سے ڈرے گا دوسروں سے بے خوف ہو جائیگا۔ جتنی زیادہ اللہ سے امید ہو گی' دوسروں سے امید ختم ہو جائیگی۔ اتنی اوروں سے محبت کم ہوتی جائیگی۔

﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ﴾ (البقرہ / ۱۶۵) کی مثال بن جائیگی۔

تو یہ سارا کیوں ہوتا ہے کہ جب ہم نے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کیا' جہاد کو چھوڑ دیا ادھر ہمارے دل لگ گئے اور برائیاں آگئیں۔

اسی طرح نماز میں اور بہت سی خامیاں ہیں اس قلیل وقت میں زیادہ بیان نہیں کر سکتا' بس اتنا عرض کرتا ہوں کہ لوگوں کو یہ پڑھایا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کس طرح پڑھی ہے۔ کم از کم نماز کی بات الگ کر کے ان کو پڑھائی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز کس طرح تھی ہم تو ایسے ہی پھر رہے ہیں جیسے ہم نے خیبر فتح کر لی۔ آپ کا رکوع' آپ کا قیام' آپ کا قعدہ' آپ کا جلسہ کس طرح ہوتا تھا۔ امام کی اطاعت کس طرح ہوتی تھی۔ ابھی امام اللہ اکبر کہتا ہے امام سے پہلے مقتدی سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ یہ کس کی سنت ہے صحابہ فرماتے ہیں' جب تک آپ ﷺ کھڑے رہتے ہم میں سے کوئی جھکتا نہیں تھا اور جب آپ ﷺ

سجدے میں چلے جاتے اس وقت ہم جھکتے تھے۔

اہل حدیثو! تم جو دعویٰ کرتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے قائد ہیں ' وہی ہمارے مرشد اور رہنما ہیں ' یہاں ان کو کیوں تم نے چھوڑ دیا ہے؟ لہذا میں علماء سے عرض کروں گا اور خاص کر اس ادارے سے کہ ایک جماعت لوگوں کو نماز سکھانے پر مامور کریں کہ ان کو نماز کے ابواب پڑھائیں اسی طرح اہل حدیثوں میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جھوٹ ' حسد اور غیبت عام ہو رہی ہے ' یہ ہمارا مسلک نہیں۔ اسلام نے شدت سے اس سے منع کیا ہے۔

اللہ کے بندو! اپنی اصلاح کرو کسی کے خلاف آواز نہ کسو ' بلکہ ایک دوسرے سے محبت سے پیش آؤ ' ایک دوسرے سے اخلاق سے پیش آؤ اور ایک دوسرے کا احترام کرو۔ اسلام نے یہ سکھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک تم میں ایمان نہ ہو اور ایمان اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے۔ اختلاف سے محبت نہیں آسکتی اور اگر محبت نہیں تو ایمان نہیں ہے۔

میرے دوستو! ان (مذکورہ بالا) باتوں سے بچنا چاہئیے قرآن نے سمجھایا ہے کہ تم سب بھائی بھائی ہو۔

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (سورۃ الحجرات / ۱۰) کہ مسلمان سب بھائی ہیں

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" لاَ فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلَی عَجَمِیٍّ وَ لاَ لِعَجَمِیٍّ عَلَی عَرَبِیٍّ وَ لاَ لِأَحْمَرَ عَلَیأَسْوَدَ وَ لاَ لِأَسْوَدَ عَلَیأَحْمَرَ"

فرمایا کسی کو کسی پر کوئی فوقیت نہیں " اِلاَّ بِالتَّقْوی" مگر تقویٰ کی وجہ سے جتنا پرہیزگار ہوگا اتنا اللہ کے قریب ہوگا۔ تقویٰ کو اپنا لباس بنالیجئے۔ تقویٰ کو اپنا زیور بنالیجئے تو ہماری جماعت کا وہی وقار اور رعب ہوگا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں تھا وہی تمہاری جماعت ہے لہذا اللہ کے نام کے واسطے کام بھی کرو' ایک دوسرے سے حسد اور بغض کرنا یہ اسلام میں ہے ہی نہیں' ایک دوسرے سے محبت اور اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔

" کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ"

کسی مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون مال اور عزت حرام ہے ورنہ اللہ کے پاس سارے عمل برباد ہو جائیں گے۔ تمہارا رفع الیدین کام نہیں آئیگا' آمین کام نہیں آئیگی۔ سوچ لو میرے بھائیو! اہل حدیث بن کے رہو' اہل حدیث کہلاتے ہو' تو اہل حدیث بن کر رہو۔

میرے بھائیو! جہاد کے ذریعے ہی ہم غیر اللہ کا انکار کر سکتے ہیں' جہاد کے ذریعے توحید منوائی جاسکتی ہے۔ ہم نے جہاد چھوڑ دیا کئی الٰہ بن گئے' دربار بن گئے'

درگاہیں بن گئیں' قبے بن گئے۔ اب تقریریں تو کررہے ہو' سو میں سے ایک مانتا ہے اگر تم سب جہاد میں ہوتے تو چند سالوں میں ساری دنیا تبدیل ہو جاتی' بیت اللہ میں کتنے بت تھے۔ نبی کریم ﷺ نے تعلیم دی۔ مکے میں' مدینے میں وہاں دعوت پہنچی' خود ان بتوں کو گرایا اور بیت اللہ کو پاک کیا گیا۔ تم نہیں کر سکتے۔ تم نے جہاد چھوڑ دیا اللہ نے تم پر غیر قوموں کو مسلط کر دیا' ورنہ ہم ایک اللہ کے غلام تھے۔ اہل حدیث اللہ کے سوا کسی کا بندہ نہیں ہوتا۔ کسی کا غلام نہیں ہوتا اس کی امیدیں صرف اللہ سے وابستہ ہوتی ہیں۔ وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ لیکن اہل حدیثوں نے جہاد چھوڑ دیا تو شیطان نے اپنے کئی معبود سامنے لا کھڑے کیے۔ درگاہوں کو دھویا جا رہا ہے' حلوے پکائے جا رہے ہیں۔ یہ کیا ہے ؟ یہ جہاد نہ ہونے کی مصیبت ہے۔ جہاد چھوٹنے سے تم پر دوسرے مسلط ہو گئے اب سوچو جو اللہ نے نعمت جہاد کی آپ کو دی تھی اس کیلئے میدان میں آیئے ۔ ان شاء اللہ یہ مٹ جائیں گے' جھوٹے الٰہ ختم ہو جائیں گے۔ یہ نہیں رہ سکتے' جتنے بھی فتنے ہیں' جھگڑا ہے' فساد ہے' جھوٹ ہے' شراب ہے' لواطت ہے' یہ سارے فتنے ہیں ان سب فتنوں کا علاج بھی جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ﴾ (الانفال/٣٩)

فتنہ ختم ہو جانے تک جہاد جاری رکھو۔

یہ ایک طریقہ بتلایا ہے نماز' زکواۃ کیلئے بھی یہی سمجھایا ہے۔

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ﴾ (التوبہ /۵)

جہاد جاری رہے گا جب تک کہ وہ نماز قائم کرلیں' زکوۃ دینے لگ جائیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ اللہ نے فرمایا ان سے لڑتے رہو جب تک وہ اللہ کو نہیں مانتے' آخرت کو نہیں مانتے۔ جو اللہ کی حرام چیز کو حرام اور حلال کو حلال نہیں مانتے۔ اس وقت تک ان سے لڑتے رہو۔ اب سود کا مسئلہ آگیا' نہ اس کو تقریریں ختم کرسکتی ہیں نہ تمہارے اجلاس۔ سود کو ختم کیا جاسکتا ہے تو صرف جہاد کے ذریعے ہی ختم کیا جاسکتا ہے اور کوئی طریقہ نہیں۔ قرآن کہتا ہے اے ایمان والو! سود لینا چھوڑ دو اگر ایمان دار ہو۔ اگر نہیں چھوڑتے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ۔ فتنوں کو روکنا' بدعتوں کو روکنا' شرک کو روکنا' یہ سب جہاد ہی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں جو اس کی سنت پر چلتے ہیں اور بعد میں جو لوگ آئیں گے' وہ نئے طریقے نکالیں گے۔ اس لئے جب جہاد تھا تمام برائی کے دروازے بند تھے۔ کوئی برائی نہیں آسکتی تھی' نہ عقیدے میں' نہ عمل میں' نہ اخلاق میں اور نہ کردار میں' لیکن ہم نے اسکو چھوڑ دیا تو طرح طرح کے فتنوں کے دروازے کھل گئے۔ اب ان کا بند کرنا ہمارے لئے مشکل ہو گیا ہے۔

میرے بھائیو! تم مصلح ہو' تمہارا کام ہے نماز کو درست کرنا' تمہارا کام ہے کتاب و سنت کیساتھ تمسک کرنا' اس کے مطابق لوگوں کو ہدایت کرنا اور رہنمائی کرنا۔ اگر جہاد کیلئے تیار ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں ان فتنوں کو ختم کر دے گا۔ لیکن اگر تم بزدل ہو گئے تو دوسروں کی ذمہ داری نہیں۔ یہ تمہاری ذمہ داری ہے' دوسرے جو کام کر رہے ہیں وہ جانیں اور ان کا کام جانے۔ تم ایک ہی دعویٰ کرتے ہو کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی جماعت ہیں پھر صبر سے کیوں بیٹھے ہو؟ تمہاری غیرت کہاں چلی گئی؟ اللہ سے دعا کرو کہ اللہ ہمیں جہاد کی توفیق دے' جہاد کے جذبے سے سرشار کرے' تاکہ ہمارے اندر غیرت پیدا ہو' شرک کے خلاف' بدعت کے خلاف' لادینیت کے خلاف' ہر برائی کے خلاف' یہ تب ہو گی' جب ہم مجاہد بنیں گے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

جمعیت اہلحدیث سندھ (کراچی ڈویژن) کی مطبوعات

نمبر	کتاب	مصنف
۱	حقوق العباد	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۲	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۳	اللہ کا سہارا مضبوط	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۴	براءۃ اہل حدیث	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۵	نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سنت سے محبت کرنیوالوں کیلئے تحفہ	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۶	حق و باطل عوام کی عدالت میں	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۷	زیادہ الخشوع (رکوع کے بعد ہاتھ کہاں رکھے)	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۸	امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۹	فاتحہ خلف الامام	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۱۰	گلستان جہاد	پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۱	اسلامی انقلاب کی واحد سبیل شریعت محمدی (تاریخی خطاب)	پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۲	مسلمان حکمران کی ذمہ داریاں	پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۳	تاسیس پاکستان اور اسلام (اہم خطاب)	پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۴	حج و عمرہ	الشیخ عبدالعزیز بن باز (علامہ احسان الٰہی ظہیر)
۱۵	پردہ	شیخ محمد الصالح العثیمین حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۶	نماز باجماعت کی اہمیت اور مسجد کا حق	الشیخ محمد بن عبدالعزیز المسند حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۷	پیغام	پروفیسر طالب الرحمٰن زیدی
۱۸	شاہ عتیق پر کیا دیکھا	حافظ طیب الرحمٰن زیدی
۱۹	گانا بجانا اور سننا	ابو سعد (نظر ثانی) حافظ ایوب صاحب
۲۰	متنازعہ مسائل کے قرآنی فیصلے	
۲۱	حصن المسلم (مسنون اذکار کی بہترین کتاب)	الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی
۲۲	نماز میں خشوع اور عاجزی (یعنی سینے پر ہاتھ باندھنا)	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۲۳	اصلاح اہل حدیث	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ

الناشر: جمعیت اہلحدیث سندھ (کراچی ڈویژن)
دفتر جامع مسجد الراشدی موسیٰ لین لیاری کراچی فون : 7511932

جمعیت اہل حدیث سندھ (کراچی ڈویژن) کی آئندہ آنے والی مطبوعات

کتاب	مصنف
۱۔ تشریح الاسماء الحسنیٰ	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ
۲۔ فاتحہ خلف الامام	" " " " "
۳۔ الاربعینین فی اثبات رفع الیدین	" " " " "
۴۔ اصلاح اہل حدیث	" " " " "
۵۔ اسلام میں داڑھی کا مقام	" " " " "
۶۔ فقہ وحدیث	" " " " "
۷۔ نماز میں خشوع وعاجزی	" " " " "
۸۔ مسنون دعائیں	" " " " "
۹۔ اسلام میں عورت کا مقام	" " " " "
۱۰۔ چالیس احادیث	" " " " "
۱۱۔ الاربعین فی اثبات الجہر بآمین	" " " " "
۱۲۔ تحفہ مغرب	" " " " "
۱۳۔ اصلاح عقیدہ	محمد جمیل زینو ترجمہ حافظ عبدالستار حماد
۱۴۔ عقیدہ توحید کے بارے میں شکوک وشبہات کا ازالہ	امام محمد بن عبدالوہاب

تمام مخلص حضرات اور دین کا درد رکھنے والے دوستوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ یہ کتابیں خرید کر خود بھی پڑھیں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

مخیر حضرات سے اس کار خیر میں خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

ادارے کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں

- ☆ دفتر جمعیت اھل حدیث سندہ ' جامع مسجد الراشدی موسیٰ لین لیاری کراچی فون نمبر 7511932
- ☆ مکتبۃ السنۃ جامع مسجد سفید اھلحدیث سولجر بازار نمبر ۱' کراچی
- ☆ مکتبۃ نور حرم نعمان پلازہ ' گلشن اقبال نمبر 5 کراچی
- ☆ جامع مسجد محمدی اھل حدیث ' پکا قلعہ دروازہ ' حیدر آباد
- ☆ جامع مسجد امیر حمزہ اھل حدیث لطیف آباد نمبر 5' حیدر آباد
- ☆ مکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ ' لاھور
- ☆ مکتبۃ قدوسیۃ غزنی اسٹریٹ اردو بازار ' لاھور
- ☆ مکتبہ الراشدیۃ آزاد پیر جھنڈو نیو سعید آباد
- ☆ جامعۃ الاحسان الاسلامیۃ۔ گجر چوک۔ منظور کالونی کراچی
- ☆ المعھد السلفی للتعلیم و التربیۃ ۔ صراط مستقیم مسجد ' تین ھٹی ' کراچی ۔ فون 4945551

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوت

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا **مال**

- غرباء و مساکین کے ساتھ تعاون
- بیوہ اور بے سہارا اور غریب عورتوں کی امداد
- یتیم بچوں اور بچیوں کی شادی بیاہ اور کفالت
- مساجد و مدارس کی تعمیر
- دینی علم حاصل کرنے کیلئے گھر چھوڑنے والے طلبہ
- اللہ کی راہ میں برسرپیکار اور کفار کے سامنے لڑنیوالے مجاہدین
- غریبوں اور ناداروں کے علاج معالجہ پر خرچ ہو

تو آئیے !!!!

صدقات | زکوٰۃ | عطیات

جمعیت اہلحدیث سندھ کے قائم کردہ

بیت المال میں جمع کرائیں

جہاں سے آپکے مطلوبہ صحیح مصرف میں خرچ ہوگا (ان شاءاللہ)

جمعیت اہلحدیث سندھ (کراچی ڈویژن)

دفتر: جامع مسجد الراشدی موسیٰ لین لیاری کراچی فون: 7511932